اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲۱

مسئلہ کفر و اسلام میں ہمارا مسلک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ قادیان

آج کل جبکہ غیر مبایعین کے متعلق ایک نئی تبلیغی مہم کا آغاز ہو رہا ہے بعض دوست جنہیں سلسلہ کے عقائد کے متعلق تفصیلی واقفیت نہیں۔ دریافت کرتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں کے کفر و اسلام کے متعلق ہمارا مسلک کیا ہے۔ یعنی آیا ہم انہیں ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح کے کافر اور دائرہ اسلام سے کلی طور پر خارج سمجھتے ہیں۔ یا یہ کہ ان کا کفر ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح کا کفر نہیں۔ بلکہ ایک جداگانہ رنگ رکھتا ہے۔ سو اس کے متعلق اصولی طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ کہ جن مسلمان کہلانے والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا ہے۔ وہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں۔ یعنی جس طرح یہ قومیں ظاہری اور باطنی ہر دو لحاظ سے اسلام سے دُور پڑی ہوئی ہیں۔ اسی طرح غیر احمدیوں کا بھی حال ہے۔ ایسا خیال نہ صرف واقعات اور عقلِ خداداد کے خلاف ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے بھی سراسر خلاف ہے لیکن

اس کے مقابل پر یہ بھی ایک واضح اور بیّن صداقت ہے۔ جسے کسی صورت میں چھپایا نہیں جا سکتا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں کو حقیقی رنگ میں مسلمان نہیں سمجھتے۔ بلکہ قرآن کریم کی صریح تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تصریحات کے مطابق انہیں کافر خیال کرتے ہیں۔

دراصل کُفر کی کئی قسمیں ہیں اور اس کے مختلف مدارج ہیں۔ اور گو محض کافر ہونے کے لحاظ سے سب منکر برابر ہوں مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ دائرۂ انکار کی تنگی یا وسعت کے لحاظ سے ہر گروہ کے کفر میں فرق ہوتا ہے۔ اور کفر دون کفر کا مسئلہ بالکل درست اور برحق ہے۔ ایک دہریہ جو مذہب کی تمام اصولی صداقتوں کا منکر ہے۔ وہ ہم سے دُور ترین مقام پر ہے۔ اس کے بعد ایک ہندو کا نمبر آتا ہے۔ جو خدا کو اور بعض غیر سامی انبیاء کو تو مانتا ہے مگر جملہ سامی انبیاء کا منکر ہے اس کے بعد یہودی ہیں۔ جو اکثر انبیاء کو مانتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح ناصری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں۔ ان سے اوپر عیسائی ہیں۔ جو دیگر انبیاء کے علاوہ حضرت مسیح ناصریؑ کو بھی مانتے ہیں۔ اور اسلام کے عرفی دائرہ سے باہر ہمارے قریب تر ہیں۔ اور بالآخر سب سے اوپر اور سب سے زیادہ قریب غیر احمدی ہیں۔ جو باقی سب انبیاء پر ایمان لانے کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے کے بھی مدعی ہیں۔ مگر وہ موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں۔ بے شک یہ تمام گروہ اصطلاحی طور پر کفر کی زد کے نیچے آتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی حقیقی رنگ میں مسلمان نہیں۔ کیونکہ قرآن کی اصولی تعلیم کے مطابق جو شخص بھی کسی اہم اور اصولی مذہبی صداقت کا منکر ہو۔ وہ خدا کی نظر میں مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ ان مختلف اقوام کا کفر الگ الگ رنگ اور الگ الگ درجہ رکھتا ہے۔ اور ان سب کو ایک درجہ اور ایک لیول پر سمجھنا کسی طرح درست نہیں۔ اسی لئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے غیر احمدی منکروں کو کافر قرار دیا ہے۔ وہاں کفر کی اقسام کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے کفر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفر سے علیحدہ اور ممتاز بھی رکھا ہے۔

بہر حال ہمارے نزدیک کفر کے مختلف درجے ہیں۔ اور کفر دون کفر کے اصول کے ماتحت غیر احمدی مسلمان ہمارے قریب تر ہیں اور یہ ایک ایسی بدیہی صداقت ہے جسے کسی صورت میں رد نہیں کیا جا سکتا۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اسلام کی دو تعریفیں ہیں ایک تو عرفی اور ظاہری تعریف ہے۔ اور دوسری حقیقی اور اصلی تعریف۔ عُرفی اور ظاہری تعریف تو یہ ہے۔ کہ ایک شخص ظاہری طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآنی شریعت کا قائل ہو۔ اور ان پر ایمان لانے کا دعوےٰ رکھتا ہو۔ اور حقیقی اور اصلی تعریف یہ ہے۔ کہ اسلام کے متعلق اس کا دعویٰ محض ایک زبانی دعویٰ نہ ہو۔ بلکہ وہ اسلام کی حقیقت پر قائم ہو۔ اور اسکی سب صداقتوں پر ایمان لاتا ہو۔ اسلام کی اس دوہری تعریف کے ماتحت ہم جہاں غیر احمدیوں کو عُرفی اور رسمی لحاظ سے مسلمان کہتے ہیں۔ وہاں حقیقت اور اصلیت کے لحاظ سے ہم ان کے اسلام کے منکر بھی ہیں۔ اسی امتیاز کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہامی شعر اشارہ کرتا ہے کہ:

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس لطیف الہامی شعر میں جہاں ایک طرف عرف اور نام کے لحاظ سے غیر احمدیوں کو مسلمان کہکر پکارا گیا ہے۔ وہاں حقیقت کے لحاظ سے ان کے اسلام کا انکار بھی کیا گیا ہے اور یہ وہ لطیف نکتہ ہے جس میں مسئلہ کفر و اسلام کی ساری بحث کا نچوڑ آجاتا ہے۔

یہ سوال کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منکروں کو واقعی کافر قرار دیا ہے۔ چند حوالوں سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(الف) "اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آ جائیں اور اس مطلب کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔"

(تقریر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے؟)

(ب) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر اک وہ شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے"۔

(خط بنام عبد الحکیم خان مرتد)

(ج) "کفر دو قسم پر ہے اول یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کا منکر ہے کافر ہے . . . . . . اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جس کی بناء ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸)

ان حوالہ جات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ قطعی طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ اور کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور ظاہر ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے۔ وہی جماعت کا عقیدہ ہے۔ جس میں کسی احمدی کہلانے والے کو انکار کی مجال نہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ جو خدا کے ایک برگزیدہ مرسل و مامور تھے۔ اور جن کے ماننے کے لئے خدا اور اس کے رسول نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ اور اسے اس زمانہ کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ اس لئے آپ کا منکر اسلامی اصطلاح کی رو سے کافر ہے۔ اور حقیقت کے لحاظ سے کسی صورت میں بھی مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا مگر باوجود اس کے غیر احمدیوں کا یہ کفر اس رنگ اور اس درجہ کا کفر نہیں۔ جو ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ غیر احمدی مسلمان باوجود اس کفر کے ہمارے بہت قریب ہیں۔ اور انہیں یہ بھی حق حاصل ہے۔ کہ اسلام کی ظاہری اور عرفی تعریف کے لحاظ سے مسلمان کہلائیں۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ یقیناً مسلمان نہیں۔

اگر اس جگہ یہ سوال پیدا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے۔ کہ اپنے منکروں کو کافر قرار دینا صرف ان نبیوں کا حق ہوتا ہے جو خدا کی طرف سے نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور غیر تشریعی نبیوں کا انکار کفر نہیں ہوتا۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمہ طور پر غیر تشریعی نبی تھے اس لئے آپ کا منکر کافر نہیں ہو سکتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا لکھا ہے۔ اور ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر ارشاد اور ہر فیصلہ ہر حال میں واجب القبول ہے۔ مگر ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم آپکی تحریرات کے ایسے معنی نہ کریں۔ جو دوسری نصوص اور محکم تحریرات کے خلاف ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تحریرات پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ تریاق القلوب والے حوالہ کا یہ منشا نہیں۔ کہ غیر تشریعی نبی کا انکار کسی صورت میں بھی موجب کفر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ جہاں ایک تشریعی نبی کا انکار براہ راست کفر ہوتا ہے۔ وہاں ایک غیر تشریعی نبی کا انکار براہ راست کفر نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکے نبی متبوع کے واسطے سے کفر قرار پاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منکروں کو کافر قرار دیتے ہوئے یہی دلیل دی ہے کہ چونکہ میرے انکار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار لازم آتا ہے۔ اسلئے میرا منکر خدا کی نظر میں مسلمان نہیں۔ گویا صرف واسطہ کا فرق ہے۔ ورنہ نتیجہ دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے۔ علاوہ ازیں اگر یہ قرار دیا جائے۔ کہ ایک غیر تشریعی نبی کا انکار کسی صورت میں بھی کفر نہیں ہوتا تو پھر نعوذ باللہ قرآن کریم کی وہ محکم آیتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ جن میں ہر رسول اور ہر نبی کے انکار کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ اور اس بحث سے تشریعی اور غیر تشریعی نبیوں میں کوئی تمیز ملحوظ نہیں رکھی گئی۔ (مثلاً دیکھو سورۃ نساء ع ۲۱) خلاصہ یہ کہ ہم تریاق القلوب والے حوالہ کو مانتے ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار براہ راست کفر نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کفر ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور تابع نبی ہیں۔ اور آپکے انکار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار لازم آتا ہے جن کے دین کی تجدید اور جن کے مشن کی تکمیل کے لئے آپ مبعوث کئے گئے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مسئلہ کفر و اسلام ان مسائل میں سے نہیں ہے۔ جن کے متعلق عام حالات میں بحث کی کوئی حقیقی ضرورت پیش آتی ہو۔ ہمارے سامنے اصل بحث یہ نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر کافر ہیں یا مسلمان بلکہ اصل بحث یہ ہے۔ اور اسی پر ہمیں اپنے سب مخالفوں کو مجبور کرکے لانا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی برحق ہیں۔ اور آپ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم اس صداقت کو لوگوں کے دلوں میں قائم کر دیں تو باقی سب باتیں خود بخود صاف ہو جاتی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے غیر مبائع مہربان ہمیں خود مجبور کرکے اس مسئلہ کی طرف لاتے ہیں۔ جس سے ان کی غرض احقاق حق نہیں ہوتی بلکہ دوسروں کو اشتعال دلانا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اور پھر ہمیں بھی مجبور ہو کر ایک تلخ صداقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ حقیقتہً یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ کہ جسکے متعلق عام حالات میں بحث وغیرہ کی ضرورت پیش آئے۔ اور جہاں تک میں نے غور کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی طریق تھا۔ کہ آپ اس بحث میں عام طور پر از خود قدم نہیں رکھتے تھے بلکہ صرف دوسروں کیطرف سے سوال ہونے پر اظہار رائے فرماتے تھے۔ اور یہی مسلک ہمارا ہونا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

جنگ میں برطانیہ کی کامیابی کیلئے دعا

قادیان ۲۰ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل بیت و خدام کل ساڑھے نو بجے شب کراچی سے بخیر و عافیت تشریف لائے۔ آج ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج حکومت برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کی خاطر ۶ بجے شام مسجد اقصیٰ میں اجتماع ہوا جس میں اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے تقریر فرمائی جس میں موجودہ جنگ سے تعلق رکھنے والے اپنے الہامات کا ذکر فرمایا نیز یہ ارشاد فرمایا۔ کہ اتوار کا دن عیسائیوں کے نزدیک بابرکت ہے مگر ہمارے مذہب میں قبولیت دعا کے ساتھ جمعہ کے دن کا خاص تعلق ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ علاوہ آج کے دن کے کسی جمعہ کے دن بھی اجتماعی رنگ میں دعا کی جائے۔ پھر حضور محراب مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی جو نہایت تضرع اور الحاح سے کی گئی۔ حضور کی مفصل تقریر انشاء اللہ جلد شائع کی جائیگی۔

اسلامی جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار فتح

احراری اخبار "زمزم" کا اعترافِ حقیقت

تیرھویں صدی کا آخر اور مسلمان

مسلمانوں کا دورِ انحطاط تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں اپنے انتہاء کو پہونچ چکا تھا۔ ان دنوں قوم پر یاس و قنوط کی تاریک گھٹائیں چھا رہی تھیں اور مستقبل تاریک تر نظر آ رہا تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی حالت میں قوت مفکرہ جواب دے دیتی ہے۔ قومیں ناامیدی کے عالم میں ڈوبنے والے انسان کی طرح اِدھر اُدھر ہاتھ مارا کرتی ہیں۔ اور ادنےٰ سا سہارا بھی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ مسلم قوم پر تیرھویں صدی کا آخری حصہ بالکل ایسا ہی زمانہ تھا۔ قوم کی کشتی منجدھار میں تھی۔ اور کہلانے والے ناخدا اپنے ہاتھوں ڈبو رہے تھے۔ ان بے بنیاد امیدوں میں سے جن پر ان دنوں قوم کی زیست کا مدار سمجھا جاتا تھا۔ اور جسے قوم کے اعصاب کو مخدر کرنے کے لئے علماء اور سیاسی لیڈر یکساں طور پر استعمال کرتے تھے۔ خونی مہدی، سونے اور چاندی سے مسلمانوں کے گھروں کو بھرنے والے مہدی، ہاں دنیا کی حکومتوں کے تختوں پر مسلمانوں کو بٹھا دینے والے مہدی کی آمد کا عقیدہ تھا۔ یہ نہ پورا ہونے والی امید مسلمانوں کا سہارا تھی۔ اور وہ ہر رنگ میں تہیدست ہو جانے کے باوجود مسلول جسم کی طرح ظاہری ہیکل کو تھامے کھڑے تھے اس امید کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اسلامی جہاد کا تصور جنگ وقتال میں محدود سمجھتے تھے۔ اور چونکہ وہ حالات کی مجبوری کے باعث ان دنوں لڑنے کی تاب نہ رکھتے تھے۔ اس لئے اسلامی جہاد سے کلیۃً محروم ہو گئے۔ اب صرف آئندہ کی موہوم امید ہی ان کا تکیہ تھی۔ مگر یہ حالت زیادہ دیر تک چل نہ سکتی تھی۔ روز بروز کے محسوس و مشہود انحطاط و تنزل سے لوگ کب تک آنکھیں بند کر سکتے تھے۔ آخر گاہ بگاہ آوازیں بلند ہونی شروع ہوئیں۔ کہ وہ مہدی کب آئیگا۔ ہم تو اس کی انتظار سے تھک گئے۔ کچھ لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے یہاں تک کہدیا۔ کہ در اصل مہدی کی آمد کا عقیدہ محض خرافات ہے کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ ہمیں اپنی حالت کو خود بدلنا چاہیئے۔ اور انگریزوں سے جو ہندوستان پر مسلط ہیں۔ اور ہماری سلطنت چھین لی۔ لڑ مرنا چاہیئے۔ در اصل ۱۸۵۷ء کا غدر اسی بے قرار اور مضطرب دماغی کیفیت کا نتیجہ تھا جو ان دنوں مسلمانانِ ہند پر طاری تھی۔ غرض حالات کے اقتضاء کے ماتحت کچھ مسلمانوں بالخصوص نئی روشنی کے مسلمانوں میں یہ خیال راسخ ہو گیا کہ مہدی تو کوئی نہ آئے گا۔ ہمیں خود جہاد کرنا ہے۔ طاقت کے ذریعہ دشمن کو زیر کرنا ہے۔ کچھ مسلمانوں پر ہنوز جمود کی حالت طاری تھی۔ اور وہ لمبے زمانہ کے گزرنے کے باوجود خونی مہدی کے لئے چشم براہ تھے۔ یہ دونوں گروہ خونی جہاد کے بہرحال قائل تھے۔ اور اس بارے میں کسی جدید نظریہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

خونی مہدی کے عقیدہ کے نقصانات

اس حالت کا طبعی نتیجہ یہ تھا۔ کہ قوم میں روز بروز بزدلی۔ نفاق۔ دین سے بے رغبتی اور دشمنوں کا رعب سرایت کر رہا تھا۔ کیونکہ نئی پود دیکھتی تھی۔ کہ ہمارے سلف جہاد کی فرضیت کا وعظ کہتے ہیں۔ خفیہ خفیہ لڑنے کی تلقین کرتے ہیں۔ غیر مسلموں کے قتل کو کارِ ثواب بتاتے ہیں۔ مگر خود ان باتوں پر عمل پیرا نہیں۔ بزدلی مسلمانوں کی میراث بن گئی۔ ایک چیز کو دین کا رکن اور فرض سمجھ کر اس کے تارک بننے سے یقیناً دین سے بے التفاتی کی روح ترقی کرتی ہے اور دشمنوں کی ہیبت دلوں پر چھا جاتی ہے یہ نقصان تو مسلمانوں کو براہ راست پہنچ رہے تھے۔ ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں مسلمانوں کے اسلامی کیریکٹر پر کاری ضرب کا لگنا ضروری تھا۔ دوسری طرف مسلمانوں کو حکومتِ وقت اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی شدید نقصان پہونچ رہے تھے۔ ہر آنے والی حکومت اپنے سے پہلی حکمران قوم کو سر اٹھانے کا موقعہ نہیں دیا کرتی۔ انگریزوں کی بھی ابتداءً بالعموم یہی پالیسی تھی لیکن حضور ملکہ معظمہ کے توجہ دلانے سے جب اصلاح شروع ہوئی۔ تو مسلمانوں کی بعض کارروائیوں کے نتیجہ میں۔ اور متذکرۃ الصدر عقیدہ کے باعث پھر مسلمان قابلِ اعتماد نہ رہے۔ آخر اس قسم کے عقیدہ کی موجودگی میں غیر مسلم حکومت کیونکر مسلمانوں پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ عام غیر مسلموں یا دریوں اور پنڈتوں نے اس عقیدہ کے باعث اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا۔ اور اسے جبر اور تلوار کا مذہب قرار دیا۔ تمدنی اور سیاسی نقصان کے علاوہ یہ خطرناک مذہبی نقصان تھا۔ ہر دو قسم نقصانات کا اگر استقصاء کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کو اس غلط عقیدہ اور موہوم امید نے کہ خونی مہدی آکر تمام کفار کو تہ تیغ کر دیں گے۔ اور سب مال و منال ہمیں دے دیں گے۔ سخت نقصان پہونچایا ہے اس سے ان کے اخلاق، عادات، تمدن، تہذیب، اور مذہب کو زبردست صدمہ پہونچا ہے۔ شائد مادی نقصان اس قدر جلد تدارک کا مقتضی نہ ہوتا۔ لیکن اسلام کی بدنامی کے ازالہ کو مزید التواء میں نہ ڈالا جا سکتا تھا ضرورت تھی۔ کہ جہاد کی صحیح تفسیر دنیا کے سامنے رکھی جائے۔ اور مسلمانوں میں صحیح جہادی سپرٹ کا احیاء کیا جائے۔ کیونکہ جہاد کے بغیر قوموں کی زندگی محال ہے۔

فرستادہ حق کا پیغام

جن دنوں مسلمان جہاد کا غلط مفہوم سمجھ کر کشت و خون کو شیوۂ اسلام قرار دے رہے تھے۔ اور اسلام اور سلف صالحین کو بدنام کر رہے تھے۔ عین اسی زمانہ میں قادیان کی بستی سے ایک ناصحانہ آواز بلند ہوئی اور فرستادۂ حق نے مسلم قوم کے نام بانگِ دہل حسب ذیل پیغام دیا:۔

"دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ یَضَعُ الْحَرْبَ۔ یعنی مسیح جب آئے گا۔ تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں۔ کہ جو میری فوج میں داخل ہیں۔ وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں۔ اور انسانی رحم کو ترقی دیں۔ اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں۔ کہ اس سے ان کا دین پھیلیگا اور اس سے مت تعجب کریں۔ کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر۔ اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے۔ اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے۔ ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمانی فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے۔ اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی۔ جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔"

(رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۴-۱۵)

دنیا کے فرزندوں نے اس آواز کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور وہ اپنی خام خیالی میں مگن رہے

بلکہ بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کو منکر جہاد قرار دیا۔ ان کے خلاف کفر کے فتوے شائع کئے۔ انہیں واجب القتل بتایا۔ لیکن خدا کا جری اپنی خیر خواہی اور ہمدردی کے ماتحت ہر رنگ میں مسلمانوں کو سمجھاتا رہا کہ ان کا مسلک اسلام اور خود ان کے لئے مضر ہے۔ آپ نے نظم و نثر میں یہ مضمون دلنشین کرنے کی سعی فرمائی۔ نظم میں فرماتے ہیں ؎

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ایک لمبی نظم کے یہ تین شعر اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔ جس کے باعث مسلم قوم پر اس وقت لڑائی فرض نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لڑائی سے روکنے کے ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ ؎

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

اگرچہ مسلمان مانتے ہیں۔ کہ ان کی اصلاح آسمانی مصلح کے بغیر ناممکن ہے۔ اخبار "زمزم" نے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء کے پرچہ "میں مسلمان" کے عنوان سے نظم شائع کی ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

جسے خواب غفلت میں گزری ہوں صدیاں
جگائے گا اس قوم کو اب خدا ہی

مگر خدا کسی فرستادہ کے ذریعہ ہی جگایا کرتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا پیغام ان کی خواہشات کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی اس کو ایک وجہ اختلاف قرار دے کر احمدیہ تحریک کے خلاف طول و عرض ہند میں سخت شورش پیدا کر دی۔ جہاد کے مسئلہ میں احمدیت کی مخالفت ان لوگوں نے بھی کی جو خونی مہدی کی آمد کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں نے بھی کی جو مہدی کی آمد کے سرے سے منکر تھے۔ علماء نے بھی کی۔ اور سیاستدانوں نے بھی کی۔ غرض ابتداً میں جملہ مسلمانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام صلح و آشتی کو ٹھکرا دیا اور نادانوں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ یہ شخص اس قسم کے خیالات پیدا کر کے مسلمانوں کی شجاعت اور ان کے جذبۂ جہاد کو کچلنا چاہتا ہے۔ یہ قوم میں بزدلی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ بعض بڑے بڑے مدبروں نے احمدیت کے بانی علیہ السلام پر یہ ناواجب الزام رکھا ہے حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ وہ لوگ مسلمانوں کی قوت عمل کو تباہ کر رہے تھے۔ اور انہیں منافقت اور بزدلانہ زندگی کے عادی بنا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف اگر صحیح اسلامی تعلیم کو پیش فرمایا۔ تو دوسری طرف حضور نے مسلمانوں کو صحیح شاہراہ عمل پر گامزن ہونے کی تلقین فرمائی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان احسان تھا۔ کہ آپ نے مسلمانوں کو نفاق کی زندگی سے نجات دلا کر یہ بتایا۔ کہ جو عقیدہ رکھو اس کے مطابق عمل کر کے دکھاؤ۔ اسلام کامل دین ہے۔ اس نے مسلمانوں کی ہر حالت کے لئے کامل شریعت پیش کی ہے۔ جب مذہب کے لئے جبر نہ ہو مسلمانوں کے لئے اپنے مخالفین پر تلوار سے حملہ آور ہونے کی اجازت نہیں ہے حضرت اقدس کی اس نرمی اور محبت کی تعلیم کو مسلمانوں کی دشمنی سمجھا گیا۔ صلح اور عدم تشدد کے پیغام کو اسلام کی تعلیم کے مخالف گردانا گیا۔ آج اس آسمانی پیغام پر چالیس برس گزر گئے ہیں اس عرصہ کی تاریخ کا ہر ورق بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا یہ پیغام ہی آخر مسلمانوں کی ترقی کا راز ثابت ہو رہا ہے۔ زمانہ کی ہوا خود بخود مسلمانوں کے اندر سے خونی جہاد وغیرہ کے خیالات کو دور کر رہی ہے

مولوی عطاء اللہ صاحب اور جہاد

ابھی چند روز ہوئے ہیں۔ کہ احرار لیڈر مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے ہائی کورٹ لاہور میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ

"میں بیس برس سے عدم تشدد کا پرچار کر رہا ہوں۔ ہنگو سے ڈھاکہ تک اور شملہ سے بمبئی تک کروڑوں آدمیوں میں میں نے عدم تشدد کا پرچار کیا۔ لاکھوں کو اپنا ساتھی بنایا۔ اور عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں"۔

(پرتاپ ۷ اپریل ۱۹۴۱ء)

یہ جسے احرار "امیر شریعت" کہتے ہیں اس کا یہ بیان صاف بتا رہا ہے۔ کہ جنگ و قتال کو دین کے لئے موجب فلاح سمجھنے کا زمانہ بیت گیا۔ اب تو کامیابی کا راز عدم تشدد میں ہے۔ شاہ صاحب کا فقرہ کہ "عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں" خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

اخبار "زمزم" کا بیان

"زمزم" لاہور احراری اخبار ہے ۳۰ اپریل کے مقالہ افتتاحیہ "ہندوستان کی جنگ آزادی" میں ایڈیٹر صاحب زمزم تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو آزادی طاقت اور تشدد کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ وہ طاقت اور تشدد سے چھین بھی لی جاتی ہے اس لئے ہندوستان کی رائے عامہ کی پکار یہی ہے۔ کہ طاقت کا نہیں بلکہ اخلاق کا ہتھیار استعمال کیا جائے۔ اور تشدد کر کے نہیں بلکہ تشدد برداشت کر کے دشمن کو شکست دی جائے"

ایڈیٹر صاحب ہندوستان کی رائے عامہ کی اس پکار کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان نہ انگلستان اور فرانس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ نہ جرمنی اور جاپان پر وہ صرف اپنے ہی ملک و وطن کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ وہ اپنی آزادی کے لئے جنگ اور تشدد کو لعنت سمجھتا ہے۔ اس کا اعلان ہے کہ عدم تشدد کی جنگ سے ہی معمورہ ہند پر آزادی کا آفتاب طلوع ہو سکیگا"

گویا "زمزم" کے نزدیک جنگ نہ صرف رائے عامہ کے خلاف ہے بلکہ وہ اسے لعنت سمجھتا ہے۔ حیرت ہے۔ کہ یہی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے جنگ و قتال کو حرام کیوں قرار دیا۔ گویا ان کے نزدیک ملعون عمل کو حرام کہنا جائز نہیں۔ ہندوستان کی اس ذہنیت کے بنانے کی پہلی اینٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے۔ اس لئے ہمیں بجا طور پر فخر اور مسرت ہے کہ حضور کا بیان کردہ نقطہ مسلمان طوعاً و کرہاً قبول کر رہے ہیں۔ زمزم کہتا ہے کہ:۔

"یورپ سے امن و امان کی توقع رکھنا کسی سلیم العقل انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ یہ توقع صرف ہندوستان سے کی جا سکتی ہے۔ جس کا ثبوت وہ بارہا بیس سال کے اندر دے چکا ہے۔ اور اسے بجا طور پر فخر ہے۔ کہ وہ خونریزی اور تشدد ہلاکت و بربادی کے اس دور میں امن و سلامتی کا جھنڈا بلند کر رہا ہے"۔

(۳۰ اپریل صہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی پیغام کا نتیجہ

ہندوستان بے شک صلح کا پیغام دے رہا ہے۔ اور امن و سلامتی کا جھنڈا بلند کر رہا ہے۔ وہ خونریزی اور تشدد کے خیالات سے دور جا رہا ہے۔ مگر جانتے ہو کہ یہ جھنڈا ہندوستان کے ہاتھ میں کس نے دیا؟ خونریزی کے خیالات سے کس نے باز رکھا۔ بیس سال کے جن کارناموں پر آپ کو فخر ہے۔ یہ سب اسی مرد فارسی الاصل کے اس روحانی پیغام کا نتیجہ ہیں۔ جو اس نے آج سے چالیس برس قبل قادیان کی بستی سے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کی ان نیک تحریکات کا ثمرہ ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادہ کی تائید کے لئے دلوں پر نازل کی ہیں۔ اے کاش مسلمان اب بھی سمجھیں۔ کہ ان کا حقیقی خیر خواہ کون ہے۔ اور فتح نمایاں کس کے بتائے ہوئے طریق پر حاصل ہوگی؟ یقیناً یہ کامیابی حضرت احمد علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہی مقدر ہے۔ مبارک وہ جو جہاد کی اسلامی روح کو سمجھیں۔ اور مجاہدانہ زندگی بسر کریں۔ اور خدا

مجلس خدام الاحمدیہ کی ماہوار کارگذاری

ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش

(۳)

شاہدرہ میں بعض میتوں کی تدفین میں مدد کی گئی ونجواں میں ایک عیسائی کی وفات پر تکفین وتدفین کے انتظامات کئے گئے۔

محمود آباد ضلع جہلم میں ایک چور کی گرفتاری کے لئے کوشش کی گئی۔

جہلم میں ایک دوست کو تبدیل مکان میں مدد دی گئی۔ موٹروں کے اڈے پر مسافروں کو مدد دی گئی۔ اسی طرح سٹیشن پر لوگوں کو آرام پہنچایا گیا۔ ایک غریب کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ امیر جماعت کے تبدیل ہونے پر خدام نے الوداعی پارٹی دی۔

برہمن بڑیہ میں بیوگان کو امداد دی گئی۔ جن میں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی۔ اس کے علاوہ انجمن اسلامیہ کے جلسہ کے انتظام میں مدد دی گئی۔ ایک شخص بیہوش ہو گیا تھا۔ اس کو ہوش میں لایا گیا۔

انبالہ میں احمدی دوٹران کی فہرست بنائی گئی

دہلی ایک بنگالی احمدی کو معہ اہل وعیال سٹیشن سے اتارا گیا۔ وہ چونکہ یہاں بالکل اجنبی تھے اس لئے ہر ممکن طریق سے ان کی امداد کی گئی۔ اور آرام پہنچایا گیا۔

تربیت واصلاح

مقامی مجالس:۔ قادر آباد۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ دارالشیوخ۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ حلقہ مسجد مبارک اور دارالفضل میں تلقین پابندی نماز کی گئی۔ دارالسعۃ۔ دارالبرکات دارالرحمت اور بورڈنگ تحریک جدید میں تلقین نماز کے علاوہ درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دارالرحمت اور بورڈنگ تحریک جدید میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ اور حقہ نوشی کے انسداد کے لئے کوشش ہوتی رہی۔ دارالرحمت میں خدام ازدیاد اخوت کے لئے ہفتہ میں ایک بار مل کر کھانا کھاتے رہے۔ دارالفضل میں بورڈ پر ملفوظات لکھے گئے۔ قادر آباد۔ دارالرحمت۔ مسجد مبارک اور دارالفضل میں صبح کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔

بیرونی مجالس:۔ مندرجہ ذیل مقامات میں پابندیٔ نماز کے متعلق کوشش جاری رہی۔ ونجواں۔ کریم پور۔ کلوسوہل۔ آگرہ۔ چک ۳۳ جنوبی۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ شکار ماچھیاں۔ لودھراں۔ مونگھیر۔ راولپنڈی اور سیالکوٹ شہر۔

ان کے علاوہ شاہ پور۔ امر گڑھ۔ دہلی۔ کلوسوہل اور جہلم میں صبح کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ ونجواں۔ دنیا پور ضلع ملتان لائلپور۔ راولپنڈی۔ برہمن بڑیہ اور سکندر آباد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا گیا۔ گوجرانوالہ اور یادگیر دکن میں مذکورہ بالا درس کے علاوہ درس القرآن اور حدیث کا درس بھی جاری رہا۔

چک ۹۹ شمالی۔ گوجرانوالہ۔ لدھیانہ اور راولپنڈی میں تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے سکندر آباد دکن میں تین کامیاب تربیتی جلسے ہوئے

مہت پور میں ایک جھگڑے میں صلح کرائی گئی

ونجواں میں حقہ نوشی کے انسداد کی کوشش کی گئی۔

گوجرانوالہ میں وصیت کی تحریک کی گئی۔

لودھراں میں آوارہ گردی کو روکا گیا۔

دہلی میں جمعہ کی رات خدام بالالتزام نماز تہجد ادا کرتے رہے۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ جن میں مسائل سلسلہ سے واقفیت کرائی گئی۔

حیدر آباد دکن:۔ تینوں حلقوں میں بعد نماز فجر درس قرآن مجید وکشتی نوح جاری رہا۔ ہر ہفتہ تربیتی اجلاس باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے۔ جن میں عہد نامہ کے بعد حدیث امان بھی دہرائی گئی۔ ایک جلسہ میں ممبران کو غیر مبایعین کے متعلق اہم واقعات سنائے گئے۔ اور ان کے جماعت سے علیحدہ ہونے کی وجوہات سے واقف کرایا گیا۔

تبلیغ

مقامی مجالس: قادر آباد۔ دارالبرکات۔ دارالرحمت۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ دارالرحمت میں خدام کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک شخص نے احمدیت قبول کی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں طلباء کو بعض مضامین ذہن نشین کرائے گئے

بیرونی مجالس:۔ روپڑ ضلع انبالہ۔ پانڈو کشمیر۔ کریم پور۔ کلوسوہل۔ آگرہ۔ کنری سندھ لودھراں۔ انبالہ شہر۔ دنیا پور۔ دہلی مہت پور۔ مونگھیر۔ سیالکوٹ شہر۔ دنیا پور اور لدھیانہ میں انفرادی طور پر خدام تبلیغ کرتے رہے۔ ونجواں میں تبلیغ کے ذریعہ بہت سے افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مدرسہ چٹھہ میں تبلیغی جلسہ کیا گیا اور میلہ کے موقع پر تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لائل پور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ جمشید پور میں ایک شخص سے مسئلہ اجرائے نبوت پر بحث ہوئی۔ مونگھیر میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ گوجرانوالہ میں اہل حدیثوں سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ دو اصحاب نے بیعت کی۔ ایک نوجوان کو عیسائیوں کے پنجے سے نجات دلائی گئی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ شاہدرہ میں ہر ہفتہ ایک تبلیغی وفد تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ برہمن بڑیہ میں ۱۲۷ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ پیرنگ میں ایک تبلیغی وفد روانہ کیا گیا۔ اور پچیس میل دور ایک تبلیغی مرکز قائم کیا گیا۔ راولپنڈی میں ایک خاص دن مقرر کر کے تبلیغ کی گئی۔ تبلیغی نوٹ لکھے گئے۔ لدھیانہ میں کتب سلسلہ پڑھنے کے لئے دی جاتی رہیں۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ فیروز پور شہر میں موٹے حروف کے اشتہار شاہراہ پر لگائے گئے۔ اور دو دکانوں پر رکھے گئے۔

تعلیم

قادیان میں تعلیم ناخواندگان کے انتظام کے علاوہ جہلم میں ۱۴ نفوس جن میں بچے اور بوڑھے بھی شامل ہیں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور پڑھائی باقاعدہ جاری ہے۔ لودھراں میں اسوقت چار اصحاب زیر تعلیم ہیں۔ نائٹ سکول جاری ہے۔ دیگر اصحاب کے لئے انتظام ہو رہا ہے۔ روپڑ ضلع انبالہ میں ایک عورت کو ترجمہ نماز پڑھایا گیا۔ ونجواں میں ایک کافی تعداد بالغان کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ چک ۹۹ شمالی میں معلمین ومتعلمین کی تقسیم کر کے پڑھائی شروع کرائی گئی ہے۔ گوجرانوالہ میں اردو لکھنے پڑھنے قرآن کریم نماز سادہ و باترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے لدھیانہ میں نماز باترجمہ سکھائی جا رہی ہے۔

صحت جسمانی

مقامی مجلس۔ قادیان کی جملہ مجالس نے ٹورنمنٹ میں حصہ لیا۔ دارالرحمت میں دیسی کھیلوں کا باقاعدہ انتظام رہا۔ خدا کے فضل سے اراکین مجالس قادیان دیسی کھیلوں مثلاً چھلانگوں۔ دوڑوں وغیرہ میں اب زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔

بیرونی مجالس:۔ دنیا پور میں مگدر اٹھانے اور گولہ پھینکنے کی مشق ہوتی رہی۔ گوجرانوالہ میں ایک میدان تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف کھیلیں کھیلی جاتی ہیں۔ شاہدرہ میں تیرنے کی مشق کی گئی۔ راولپنڈی میں ایک کھیل کی مجلس بنائی گئی۔ جو عنقریب کام شروع کر دے گی۔ آگرہ میں روزانہ مگدر سے ورزش کی جاتی ہے۔ دہلی کے خدام نے ایک دفعہ شہر سے باہر میدان میں ایک اجتماع کیا۔ اس میں دوڑیں کرائی گئیں۔ اور حواس خمسہ کو طاقت دینے والی بعض کھیلیں کھیلی گئیں۔ جس میں اطفال بھی شریک ہوئے۔

حیدر آباد دکن تین مرتبہ ممبران کو علی الصبح شہر سے تین میل کے فاصلہ پر لے جا کر تیرنے کی مشق کرائی گئی۔

اطفال

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات اور دارالرحمت میں مجلس اطفال عمدگی سے کام کر رہی ہے۔ دارالفضل اور بورڈنگ تحریک جدید میں بھی مجالس اطفال قائم ہیں۔

بیرونی مجالس:۔ لائلپور میں اطفال کے دو اجلاس ہوئے۔ جن میں مسائل بتائے گئے۔ دوڑ کرائی گئی۔ اور انعام تقسیم کئے گئے۔ شکار ماچھیاں اور سیالکوٹ شہر میں اطفال کو نماز سکھائی گئی۔ نیز نماز کے علاوہ مسائل سلسلہ سے واقفیت کرائی گئی۔ اسکا امتحان لیکر اول۔ دوم وسوم کو انعامات دیئے گئے۔ گوجرانوالہ میں اطفال سودا سلف لانے میں معذوروں کی امداد کرتے ہیں۔ نماز سادہ وباترجمہ اور ادعیہ اور ترجمہ اذان سکھایا گیا۔ بچوں نے نالیوں اور گڑھوں کو درست کیا گیا۔ دہلی۔ محمود آباد ضلع جہلم اور جہلم میں بھی مجلس اطفال قائم ہے۔ لودھراں میں اطفال کو قرآن کریم اور نماز کا سبق دیا جاتا ہے۔ پیرنگ میں اطفال ہفتہ میں ایک بار مسجد کی صفائی کرتے ہیں۔ نماز کی حاضری باقاعدہ لی جاتی ہے۔ مونگھیر میں دو بیکاروں کو

امانت جائداد تحریک جدید کے متعلق فوری توجہ کی ضرورت

تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات میں سے امانت جائداد کا بھی ایک مطالبہ ہے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"امانت فنڈ کے ذریعے احرار کو خطرناک شکست ہوئی ہے۔ اتنی خطرناک شکست کہ میں سمجھتا ہوں۔ ان کی شکست میں کم سے کم ۲۵ فی صدی حصہ امانت فنڈ کا ہے۔ لیکن باوجود اس قدر فائدہ حاصل ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "امانت فنڈ کا استعمال ایسا مبارک اور ایسا اعلےٰ درجے کا ثابت ہوا ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دس بارہ سال تک ہماری جماعت کے دوست اپنے نفسوں پر زور ڈال کر امانت فنڈ میں روپیہ جمع کراتے رہیں۔ اور اس دوران میں جس کو ضرورت ہو۔ وہ روپیہ لیتا رہے۔ تو خدا کے فضل سے قادیان اور اس کے گرد و نواح میں ہماری جماعت کی مخالفت پچانوے فی صدی کم ہو جائے۔ اور صرف پانچ یا سات فی صدی رہ جائے۔ یوں بھی انسان اپنی ضروریات کے لئے روپیہ جمع کیا ہی کرتا ہے۔ بلکہ جمع کرنا ضروری ہوتا ہے روپیہ جمع کرنا ناجائز نہیں۔ بلکہ جائز ہے۔ اور یہ جمع کرنا تو ایسا ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔ امانت فنڈ میں روپیہ جمع کرنے والوں کو دام بھی مل جائیں گے۔ اور جو گٹھلی ہوگی۔ وہ خدا تعالےٰ کے سلسلے کے کام آجائے گی۔" اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس فنڈ میں روپیہ جمع کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ جو لوگ اس میں روپیہ جمع کرنا چاہیں وہ ایک روپیہ کم جمع نہ کرائیں اور جو ایک روپیہ بھی نہ دے سکیں۔ وہ چند آدمی مل کر جمع کرائیں۔ تاکہ ہر جماعت اس ثواب میں شامل ہو جائے۔

اس فنڈ میں روپیہ جمع کرنے والوں کے لئے شرط ہے۔ کہ کم سے کم تین سال کے لئے ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ جتنا وہ چاہیں دفتر میں لکھا دیں۔

پس میں احباب جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اس فنڈ میں روپیہ جمع کرانا شروع کر دیں۔

(فخرالدین سکرٹری امانت جائداد تحریک جدید)

اعلان تقرر

محلہ دارالبرکات قادیان کے لئے شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر کا تقرر بطور اسسٹنٹ سکرٹری مال محلہ دارالبرکات منظور کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

(جوائنٹ ناظر بیت المال)

جماعت احمدیہ کیلئے ترقی کا گر

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایک اصل بیان فرمایا ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے اس وقت تک وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث نہیں بن سکتی۔ اور یہ تبدیلی عظیم الشان قربانی چاہتی ہے۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کی ایک تقریر میں نمائندگان جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ

"ہماری جماعت کو یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا"

نیز فرمایا "یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ سوتے جاگتے۔ اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں پس ان باتوں کو دہراؤ۔ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔ اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے۔ تو وہ کہہ اٹھے۔ کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جائے۔ تو وہ بھی یہی جواب دے۔ اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں۔ اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور ایسا ارادہ پیدا کیا جائے۔ کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے"۔ احباب جماعت کو حضور کے ارشاد کی تعمیل کے لئے کمربستہ ہو کر کام کرنا چاہیئے۔

(انچارج تحریک جدید)

۲۶ مئی کی صبح
مزار اقدس پر

آج پھر چھبیس مئی کی یاد نے تڑپا دیا — داغِ حسرت سینۂ مجروح میں چمکا دیا
آتشِ ہجرت کو شعلہ زن کیا بھڑکا دیا — جسم کو بے چین کر کے روح کو تڑپا دیا
پھر گئی تصویر آنکھوں میں نشانِ پاک کی — اور تصور نے مجھے دربار میں پہنچا دیا
السّلام اے احمدِ مرسل امام کامگار — جس نے جلوہ حق و حکمت کا ہمیں دکھلا دیا
السّلام اے قدرتِ ربّ قدیر و کردگار — تھام کر گرتے ہوؤں کو تختِ عزت کا دیا
السّلام اے مہدئ مسعودِ شاہ نامدار — آپ نے رستہ ہدایت کا ہمیں بتلا دیا
السّلام اے ساقئ خم خانۂ توحیدِ حق — خلق کو مستِ مئے حبِّ نبیؐ فرما دیا
السّلام اے کاشفِ اسرارِ قرآن و حدیث — کیا بتاؤں امیوں کو آپ نے کیا کیا دیا
صوفی و مُلّاں نے جو جو مسئلہ الجھایا تھا — آپ نے سلجھا دیا۔ اچھی طرح سمجھا دیا
کھول کر گنجینۂ عرفاں لٹایا بے حساب — جھولیاں بھر بھر کے لے آئے سبھی آنا دیا
آپ نے جو کچھ بھی کھلایا وہ ہم بھولے نہیں — مشرق و مغرب میں ہم نے بھی اسے پھیلا دیا
یاد آتی ہیں مگر رہ رہ کے باتیں پیار کی — گردشِ گردونِ گرداں نے یہ کیا پلٹا دیا
یعنی ہم پیچھے رہے اور آپ آگے چل دیے — دردِ فرقت نے وہ تڑپایا کہ دل برما دیا
پھر بھی یہ فضلِ خدا ہے اُستِ مہجور پر — قدرتِ ثانی کا منظر جلد ہی دکھلا دیا
ظلمتیں کافور ہو کر رہ گئیں سب کفر کی — چار سُو ہے ضو فشاں وہ چاند سا بیٹا دیا
اکمل اندو ہگیں کو ہو چکے بتیس ۳۲ سال — حاضری کا صبح و شام اسکو شرف سولی دیا
خاک آنکھوں پر لگا لیتا ہوں فرطِ شوق سے — سُرمۂ نورِ نظر میرے لئے اچھا دیا
جی میں آتا ہے یہیں رہ جاؤں ملکوٹی یہ — کہہ سکوں دیکھو! مجھے میرا اصلا کیسا دیا

اے خدا کے پاک مرسل آپ پر لاکھوں سلام
بھیجتے ہیں ساکنانِ بحر و بر۔ لاکھوں سلام

سہیل ہندی عفا اللہ عنہ

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کا خطاب اہل ہند سے

۲۶ مئی رات کے ساڑھے آٹھ بجے حضور وائسرائے ہند نے شملہ سے جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں جنگ کی نازک حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ خواہ کتنی مایوسی کا سامنا ہو اور کتنی مشکلات پیش آئیں ہم کامیابی حاصل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد جنگ میں ہندوستان کی جانی اور مالی امداد کا ملکی حفاظت کے انتظامات کو مستحکم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بازاری افواہوں پر نہ خود یقین کریں۔ نہ دوسروں کے سامنے دوہرائی جائیں۔ آپس کے جھگڑوں کو ترک کر دیں۔ اتحاد قائم کریں۔ کسی قسم کے ڈر اور خوف کو قریب نہ آنے دیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا جب تک میں دوسری دفعہ آپکو مخاطب کروں۔ آپ تین الفاظ کو نہ بھلائیں۔ اتفاق۔ ہمت اور بھروسہ۔ آداب۔ آپ لوگوں کا خدا حافظ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ مئی۔ جرمن فوجوں نے بولون پر قبضہ کے بعد کیلے کی بندرگاہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ اتحادی افواج کے گرد ان کا گھیرا اب مکمل ہو گیا ہے۔ اور یہ سب فوجیں نرغے میں آگئی ہیں۔ بسینٹ اومر کی پہاڑیوں پر بھی انہوں نے گریول تک قبضہ کر لیا ہے

گذشتہ شب جنوب مشرقی ساحل پر رود بار انگلستان کے پار زبردست آتشزدگی دکھائی دیتی رہی۔ شعلوں سے سارا سمندر روشن ہو رہا تھا۔

وزارت پرواز کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات یارک شائر کے شمال میں جرمن ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ ۸ شہری زخمی ہو گئے۔ ایک مقام پر بعض مکانوں کو نقصان پہنچا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جرمن بمباری سے انگلستان کے شہری مجروح ہوئے۔

روم ۲۵ مئی۔ حکومت اٹلی نے بہت وسیع پیمانے پر لام بندی کا حکم دیدیا ہے۔ ایک قانون کے ذریعہ تمام شہریوں پبلک اور پرائیویٹ جماعتوں کے سرمایہ جائیدادوں اور ذرائع پر قبضہ کے اختیارات حکومت کو دیدئیے گئے ہیں فوجی خدمات کے ناقابل اشخاص اور عورتوں کو سول خدمات کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔

پیرس ۲۶ مئی۔ لڑائی کے بارہ میں حکومت فرانس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ دشمن نے ہمارے شمالی مورچوں پر کئی حملے کئے۔ مگر سب کے سب ناکام کر دیئے گئے۔ دریائے سوم کے مورچوں پر بھی اسے کامیابی نہیں ہو سکی۔ ہم نے اب کئی ایسی جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے دریاؤں کو پار کیا جا سکتا ہے مان میڈی کے علاقہ میں دشمن نے زبردست حملے کئے۔ مگر اسے پیچھے ہٹا دیا گیا شمالی بلجیم میں لڑائی بہت زور شور سے جاری ہے۔ اور ابھی اس میں کمی کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ فرانسیسی اخبارات کی رائے ہے کہ فرانسیسیوں کی پوزیشن پہلے سے بہت اچھی ہے۔ قریباً ہر جگہ دشمن کے حملوں کو روک دیا گیا ہے

لنڈن ۲۶ مئی۔ امریکہ کی ریڈ کراس سوسائٹی نے برطانیہ کی سوسائٹی کو پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ ڈالر دئیے ہیں۔

آج مشرقی کینٹ پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہوا۔ اور کوئی سو منٹ بعد اس کے دور ہونے کا۔ مگر کوئی طیارہ اڑتا دکھائی نہیں دیا۔ سمندر کے کنارے کے بعض مقامات پر جرمن ہوائی جہازوں نے کچھ بم گرائے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ آسٹریا میں ۴۰ سے ۶۰ سال کی عمر کے لوگوں کو فوجی سروس کے لئے بلایا گیا ہے۔ مردوں کی جگہ سول محکموں میں کام کرنے کے لئے عورتوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں بہت کم ملتی ہیں۔ خصوصاً چربی وغیرہ کا ملنا تو محال ہے۔

دہلی ۲۶ مئی۔ آج باقی سلطنت کے ساتھ ہندوستان میں بھی اتحادیوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں وائسرائے ہند صبح کرائسٹ چرچ شملہ کی ایک خاص سروس میں شریک ہوئے اس کے علاوہ مندروں گوردواروں اور مسجدوں میں بھی دعائیں ہوئیں۔

مدراس ۲۶ مئی۔ آج یہاں کانگرسی جھنڈا لہرانے کی رسم کے موقعہ پر اتحادیوں کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسز ستیہ مورتی نے کہا۔ کہ خداوند کریم نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا میں جمہوریت اور آزادی کو فتح عطا کرے

لنڈن ۲۶ مئی۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ فوجی اور غیر فوجی مقامات میں تمیز کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے اب جرمن فوجیں سب جگہ بے تحاشا بمباری کیا کریں گی۔

لاہور ۲۵ مئی۔ امرتسر کی ایک عدالت میں جنہ خاکساروں کے معافی مانگنے کی غلط خبر شائع کرنے کی وجہ سے آج امرتسر پولیس نے ڈیڑھ گھنٹہ تک اخبار پرتاپ کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور خبر کا اصل مسودہ حاصل کر لیا۔ امرتسر کے رپورٹر کو بھی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ ڈبلن میں بھی ایک خفیہ ریڈیو ٹرانسمیٹر کا پتہ چلا ہے۔ جس پر جرمنی کا پروپیگنڈا کیا جاتا تھا سابق قیصر جرمنی ہالینڈ سے واپس جرمنی آگیا ہے۔ اور پوٹسڈم میں مقیم ہے جو برلن سے سولہ میل کے فاصلہ پر ہے اور جہاں اس کے خاندانی محلات ہیں۔ جرمن گورنمنٹ اس کی آسائش کا خیال خاص طور پر رکھ رہی ہے۔

کلکتہ ۲۵ مئی۔ صدر کانگرس مولانا ابوالکلام نے وزیر ہند کے تازہ بیان کے متعلق کہا ہے۔ کہ اس میں صرف اپنے پیشرو کے رویہ کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کے متعلق برطانی حکومت کے زاویہ نگاہ میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔

لاہور ۲۵ مئی۔ گورنر پنجاب نے قانون انتقال اراضی میں ترمیم کے بل کی منظوری دیدی ہے۔

پیرس ۲۶ مئی۔ فرانس میں ہر جگہ جرمن فوجوں کو بڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ گو کئی جگہ اتحادیوں کی پوزیشن خطرناک ہے۔ مگر دشمن کی بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ بولون میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اور کیلے پر ابھی حملہ نہیں کیا گیا۔ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز برابر اپنی فوجوں کو مدد دے رہے ہیں اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ دشمن کے ہوائی جہازوں سے بہت اچھے ہیں۔ کیونکہ دشمن کے ہوائی جہاز ہمارے جہازوں سے اب تک تین گنا برباد ہو چکے ہیں۔ کل دن اور رات میں دشمن کے ۱۰۰ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ ہمارے جہازوں نے فرانس۔ بلجیم اور مغربی جرمنی پر کامیاب حملے کئے۔ اور فوجوں ان کے رستوں اور سپلائی ڈپوؤں پر بمباری کی۔ رائل ایئر فورس کے دو دستے فرانس کے ساحل پر گشت کر رہے تھے کہ دشمن کے بمبار طیاروں سے سامنا ہو گیا۔ جو پرے باندھے اپنے لڑنے والے جہازوں کی حفاظت کر رہے تھے خوب لڑائی ہوئی۔ دشمن کے آٹھ لڑنے والے اور دو بم جہاز گرائے گئے۔ اور ہمارا ایک جہاز واپس نہیں آیا۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ مغربی محاذ سے بہت کم خبریں مل رہی ہیں۔ اور اب شاید اس وقت تک نہ مل سکیں گی۔ جب تک کہ اتحادی ہائی کمانڈ کو یہ یقین نہیں ہو جاتا۔ کہ دشمن ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکیگا۔ اور جوابی حملوں کے متعلق کوئی مفید اطلاع حاصل نہ کر سکے گا۔ اتحادی خبروں کو اپنی رعایا سے چھپاتے نہیں انہیں اقرار ہے کہ انہیں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ اور ان پر قابو پانے کے لئے زبردست جوابی حملہ کی ضرورت ہے۔ ابھی ممکن ہے۔ مہینوں اسی طرح دشمن کے مقابلہ پر ڈٹے رہنا پڑے اور پھر جوابی حملہ کیا جائے۔ اس لئے خبروں کی اشاعت میں احتیاط لازمی ہے

آج ملک معظم۔ ملکہ معظمہ اور ملکہ والہلینا نے ویسٹ منسٹر ایبے میں دعا کی تقریب میں شرکت کی۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گو جرمنی کے حکمران نے بڑے مقاصد کی تکمیل کے لئے خطرناک مشینیں ایجاد کی ہیں۔ مگر انسان ہر حال مشین سے زیادہ طاقتور ہے۔

دہلی ۲۶ مئی۔ چونکہ ایک عرصہ سے کانگرسی وزارتیں معطل ہیں۔ اس لئے بمبئی۔ سی۔ پی اور بہار کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ سپیکروں کی تنخواہیں اور ممبروں کے الاؤنس بند کر دئیے جائیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی